بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۴)

چودہ ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم العلماء عظیمین مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی مدظلہ

مجلس اعلیٰ ۔ پاکستان مجلس علماء ۔ ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

کر دیا، ناگاہ امام حسینؑ کی نظر آپ پر پڑ گئی اور انھوں نے جنگاہ سے بقول حضرت زینبؑ کو آواز دی "بہن سید سجاد کو روکو ورنہ نسلِ رسولؐ کا خاتمہ ہو جائے گا" حکمِ امام سے زینبؑ نے سید سجاد کو میدان میں جانے سے روک لیا۔ یہی وجہ ہے کہ سیدوں کا وجود نظر آ رہا ہے۔ اگر امام زین العابدین علیل ہو کر شہید ہونے سے نہ بچ جاتے تو نسلِ رسولؐ صرف امام محمد باقرؑ میں محدود رہ جاتی۔ امام شبلنجی لکھتے ہیں کہ مرض اور علالت کی وجہ سے آپ درجہ شہادت پر فائز نہ ہو سکے۔ (نور الابصار ص ۱۲۶)۔

شہادت امام حسینؑ کے بعد جب خیموں میں آگ لگائی گئی تو آپ انھیں خیموں میں سے ایک خیمہ میں بدستور پڑے ہوئے تھے۔ ہماری ہزار جانیں قربان ہو جائیں۔ حضرت زینب پر کہ انھوں نے اہم فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں سب سے پہلا فریضہ امام زین العابدین علیہ السلام کے تحفظ کا ادا فرمایا۔ اور امام کو بچا لیا الغرض رات گزری اور صبح نمودار ہوئی، دشمنوں نے امام زین العابدین کو اس طرح جھنجھوڑا کہ آپ اپنی بیماری بھول گئے۔ آپ سے کہا گیا کہ ناقوں پر سب کو سوار کرو اور ابنِ زیاد کے دربار میں چلو ـــــ سب کو سوار کرنے کے بعد آلِ محمدؐ کا ساربان پھوپھیوں بہنوں اور تمام مخدرات کو لئے ہوئے داخلِ دربار ہوا۔ حالت یہ تھی کہ عورتیں اور بچے رسیوں میں بندھے ہوئے اور امام لوہے میں جکڑے ہوئے دربار میں پہنچ گئے۔ آپ چونکہ ناقہ کی برہنہ پشت پر سنبھل نہ سکتے تھے اس لیے آپ کے پیروں کو ناقہ کی پشت سے باندھ دیا گیا تھا۔ دربارِ کوفہ میں داخل ہونے کے بعد آپ اور مخدراتِ عصمت قید خانہ میں بند کر دیئے گئے۔ سات روز کے بعد آپ سب کو لیے ہوئے شام کی طرف روانہ ہوئے اور ۱۹ منزلیں طے کر کے تقریباً ۳۶ یوم میں وہاں پہنچے کامل بہائی میں ہے کہ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۶۱ھ کو بدھ کے دن آپ دمشق پہنچے ہیں۔ اللہ رے صبر امام زین العابدین بہنوں اور پھوپھیوں کا ساتھ اور لب شکوہ پر سکوت کی مہر حدود شام کا ایک واقعہ یہ ہے۔ کہ آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑی، پیروں میں بیڑی اور گلے میں خاردار طوق آہنی پڑا ہوا تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ لوگ آپ پر آگ برسا رہے تھے۔ اسی لیے آپ نے بعد واقعہ کربلا ایک سوال کے جواب میں "الشام الشام الشام" فرمایا تھا۔ (تحفۂ حسینیہ علامہ بسطامی) شام پہنچنے کے کئی گھنٹوں یا دنوں کے بعد آپ آلِ محمدؐ کو لیے ہوئے سرہائے شہدا سمیت داخلِ دربار ہوئے۔ پھر قید خانہ میں بند کر دیئے گئے۔ تقریباً ایک سال قید کی مشقتیں جھیلیں، قید خانہ بھی ایسا تھا کہ جس میں تمازت آفتابی کی وجہ سے ان لوگوں کے چہروں کی کھالیں متغیر ہو گئی تھیں۔ (لہوف) مدت قید کے بعد آپ سب کو لیے ہوئے ۲۰ صفر سنہ ۶۲ھ کو وارد کربلا ہوئے۔ آپ کے ہمراہ سرِ حسینؑ بھی کر دیا گیا تھا۔ آپ نے اسے اپنے پدرِ بزرگوار کے جسم مبارک سے ملحق کیا (ناسخ التواریخ) ۸ ربیع الاول سنہ ۶۲ھ